رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۴۰ | مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء یوم دوشنبہ | مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۱ء | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

۲۰ نومبر عزیز مکرم میاں عبدالسلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول کے رخصتانہ کیلئے جناب مولوی شیر علی صاحب جناب قاضی ظہور علی صاحب اور چند اور اصحاب کلکتہ روانہ ہوئے۔

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے حال میں قصبہ گھڑ پر تنقیدی نظر کے نام سے جو ٹریکٹ شائع کیا مقامی آریوں نے اس کے متعلق ایک جلسہ کر دیئے جن پر حرف بحرف تنقید کی گئی۔ ہمارا جلسہ میں تو آریہ صرف یہ بہانہ بنا کر چلے گئے کہ وید کا ایک منتر غلط پڑھا گیا ہے۔ لیکن انکے جلسہ میں جب ہمارے آدمی گئے۔ تو سخت بد تہذیبی سے پیش آئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

جرمنی میں مسجد احمدیہ

بہت عرصہ سے جرمنی میں مسجد احمدیہ کے لئے خرید زمین و دیگر انتظام تعمیر کی کوشش کیجارہی تھی اب ستمبر گذشتہ سے مولوی مبارک علی صاحب اسی کام کیلئے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ اور ہم انکا خط آیا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ ۔ ۲ ایکڑ زمین خریدنے کا انتظام کر لیا ہے۔ ایکسچینج کی وجہ سے اسوقت خرید زمین اور طیاری مسجد کے لئے کل خرچ کا اندازہ بیس ہزار روپیہ تک ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا منشا مبارک ہے۔ کہ بجائے جماعت میں عام تحریک کرنے کے چند دوست بہت جلد اس رقم کو پورا کر دیں تاکہ ایکسچینج کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ یہ چندہ مسجد احمدیہ جرمنی کے نام پر ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء تک جمع ہو جانا چاہئے۔

(والسلام نیاز مند ناظر بیت المال)

الفضل — قادیان دارالامان - مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو الناصر

مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب

از حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے

جناب مولوی محمد علی صاحب ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

آپ کی کھلی چٹھی جو آپ نے علاوہ اپنے اخبار میں شائع کرنے کے ہندوستان کے دوسرے اخبارات میں بھی شائع کی ہے۔ مجھے پہنچی۔ چونکہ آپ عبارتوں کے نقل کرنے میں پورے محتاط نہیں ہیں۔ اور جو کچھ آپ نے شائع کیا تھا وہ میرے بیان کے مطابق نہ تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ عدالت نے جو بیان لکھا ہے۔ اس کی بھی نقل منگوا لی جائے۔ تا معلوم ہو جائے۔ کہ آیا عدالت کے نوٹ لکھنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ یا خود آپ ہی سے بے احتیاطی ہو گئی ہے۔ عدالت کی نقل چار تاریخ کو مجھے ملی ہے۔ اور میں آج آپ کی چٹھی کا جواب لکھنے کے قابل ہوا ہوں۔

آپ کے خط پر میں نے غور کیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ اس خط سے آپ کا سوائے ذاتی بغض کے اظہار کے کیا مطلب ہے۔ کسی مسئلہ کا فیصلہ مدنظر نہیں۔ کسی حقیقت کا آشکار کرنا مطلوب نہیں۔ صرف یہ غرض ہے۔ کہ بزعم خود لوگوں میں میرے ایک جھوٹ کو ظاہر کریں۔ مگر جناب مولوی صاحب آپ کا معیار صداقت تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عدالت میں حلف اٹھا کر انسان جھوٹ نہ بولے۔ غالباً اس لئے کہ حلف دروغی کے الزام میں پکڑا نہ جائے۔ اور میرا معیار صداقت یہ ہے کہ انسان کسی وقت بھی جھوٹ نہ بولے نہ قسم سے۔ نہ بے قسم کے نہ عدالت میں۔ نہ عدالت کے کمرہ کے باہر۔

آپ نے میرے ایک بیان کا جو لالہ رام کنور صاحب بی۔ اے ایل ایل بی صاحب جج گورداسپور کی عدالت میں ۱۴ جون کو ہوا ہے۔ ایک فقرہ اس طرح نقل کیا ہے۔ "قرآن شریف میں محمد صاحب کے لئے کہیں آخری نبی نہیں آیا۔ محمد صاحب کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے۔ لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنی آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنے ضرور نکالتے ہونگے۔ ایک دو علماء کی رائے میں نے دیکھی بھی ہے"

پہلا اعتراض اور اس پر یہ جرح کی ہے۔ کہ گو خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے ہیں۔ لیکن میں اس کے معنی یوں کرتا ہوں۔ کہ آئندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہو کر آئینگے۔ اور باوجود اس کے کہ میں کسی لغت کسی حدیث کسی تفسیر سے یہ معنے نہیں دکھا سکا۔ عدالت میں میں نے یہ بیان لکھا دیا ہے کہ لغت کی کسی کتاب میں خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنے مختلف کئے جاتے رہے ہیں۔

دوسرا اعتراض لغت کی بعض کتب کے حوالے سے آپ نے یہ دکھایا ہے۔ کہ لغت کی کتب میں نہ صرف یہ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی لکھے ہیں۔ بلکہ لغت کی کتب میں ان معنوں کے سوا اور کوئی معنے ہی نہیں دئے گئے۔

تیسرا اعتراض آپ نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ میں نے جو یہ کہا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی تو کسی کتاب میں نہیں کئے گئے۔ لیکن کچھ اور مختلف تعبیریں کی جاتی رہی ہیں۔ وہ مختلف تعبیریں کس کس لغت کی کتاب میں ہیں۔ اور کیا کیا ہیں۔

چوتھا اعتراض آپ نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہ جو میں نے بیان میں لکھایا ہے۔ کہ بعض غیر احمدی علماء خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے

ضرور کرتے ہونگے۔ تو اس سے مراد تیرہ سو سال کے علماء ہیں۔ یا جنہوں نے اس وقت حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی۔ اور کیا میں کہہ سکتا ہوں کہ تیرہ سو سال تک علماء امت ایس کے معنے آخری نبی نہیں کرتے رہے۔ اور کیا یہ اجماع امت غلطی کرتا رہا ہے۔

پانچواں اعتراض

آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ میں کسی لغت یا حدیث یا مفسرین یا شارحین حدیث کے اقوال میں دکھا دوں۔ کہ خاتم النبیین کے معنے سوائے آخری نبی کے کسی نے اور بھی کئے ہوں۔

منسوب کردہ الفاظ میرے نہیں

سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جو الفاظ آپ نے میری طرف منسوب کئے ہیں وہ میرے نہیں ہیں۔ اور آپ بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ میرے نہیں ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنے حد سے بڑھے ہوئے بغض کی وجہ سے آپ اس امر کو چھپانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے خود تحریر کیا ہے۔ یہ گواہی ایک ہندو مجسٹریٹ کے سامنے ہوئی ہے۔ جن سے ایسی غلطی ہو جانی جو اس عبارت میں ہوئی ہے۔ بالکل ممکن ہے۔ کیونکہ وہ عربی زبان اور اسلامی علم ادب سے ناواقف ہیں۔ یہ بیان نہ مجھکو دکھایا گیا۔ نہ سنایا گیا۔ نہ اس کی تصدیق مجھ سے کروائی گئی۔ اس لئے اس غلطی کا ازالہ بھی نہیں ہو سکا۔ یہ بیان مجسٹریٹ صاحب کے اپنے الفاظ میں ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسمیں میری طرف منسوب کر کے "محمد صاحب" کے الفاظ دو دفعہ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلمانوں کا محاورہ نہیں ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے لوگ ہی ان الفاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتے ہیں۔

بیان کے صحیح الفاظ

میرا جو بیان دیا تھا۔ کمرہ عدالت میں ایک زود نویس لکھتا رہا تھا۔ اور وہ الفضل کے ۲۲ جون کے پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ اسمیں اسی مضمون کو جو آپ نے مجسٹریٹ صاحب کی تحریر سے نقل کیا ہے۔ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(وکیل مدعا علیہ کے جواب میں) "قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم النبیین نہیں کہا گیا"۔ وکیل کے سوال پر کہ "کیا قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی ایسی آیت ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ کیا ہے"۔ جواب دیا کہ "میں ان سے پوچھئے۔ کہ وہ کس آیت سے یہ نکالتے ہیں"۔ وکیل کے دوبارہ سوال کرنے پر کہ کیا قرآن کریم میں رسول کریم کی نسبت آخری نبی کے لفظ نہیں آئے۔ جواب دیا کہ "یہ لفظ قرآن کریم میں نہیں آئے"۔ پھر وکیل کے پوچھنے پر کہ اچھا جس آیت کے معنے غیر احمدی آخری نبی کرتے ہیں۔ وہ کیا ہے۔ جواب دیا کہ "وہ خاتم النبیین کے الفاظ ہیں ان کے معنے بعض لوگ آخری نبی کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اس کا انکار کرتی ہیں۔ ہمیشہ سے اس کے یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ ہم اس کی تعبیر نہیں کرتے بلکہ یہ معنے لغت کے ہیں۔ بعض لوگ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی بھی کرتے ہیں۔ مگر لغت میں اس کے معنے آخری نبی کے نہیں ہیں"۔ الفضل ۲۲ جون

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں نے جو بیان دیا تھا اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ ہمیشہ سے اس آیت کے معنوں میں اختلاف رہا ہے۔ مختلف لوگ مختلف معنے کرتے رہے ہیں لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی آخری نبی کے معنوں کا انکار کرتی ہیں یعنی ان معنوں کو غلط قرار دیتی ہیں۔ اور یہ کہ ہم یہ معنے (یعنی یہ کہ نبوۃ کا باب بکلی مسدود نہیں کرتی) اپنے پاس سے نہیں کرتے بلکہ یہ معنے لغت کے مطابق ہیں۔ اور خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے لغت میں نہیں ہیں۔

لفظ لغت کے معنی

مجسٹریٹ صاحب چونکہ ہندو تھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لغت کے لفظ سے انہوں نے دھوکا کھایا ہے۔ اور یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ لغت کے معنے ڈکشنری کے ہیں۔ اور میرے الفاظ کا یہ مطلب لکھ لیا ہے۔ کہ یہ معنے لغت میں نہیں لکھے۔ مگر لفظ لغت کے یہ معنی نہیں ہیں۔ لغت کے معنی عربی زبان میں ان الفاظ کے ہوتے ہیں جن سے انسان اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔ اور اس سے مراد الفاظ کا وہ استعمال ہے جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو یہی معنے تمام بڑی کتب لغت میں لکھے ہیں۔ میں نے لغت کا لفظ اس کے حقیقی معنوں میں جو سب کتب لغت میں لکھے ہیں۔ استعمال کیا تھا۔ اور میرا یہ مطلب تھا۔ کہ اہل عرب کے استعمال کے مطابق خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے نہیں ہوتے۔ آپ مہربانی فرما کر تاج لسان العرب قاموس۔ صحاح جوہری کو دیکھیں۔ انہیں لغت کے معنے لغت کی کتاب لکھے ہیں۔ یا کسی ملک کی زبان پھر "الفضل" کا شائع شدہ بیان پڑھیں۔ اور سوچیں۔ کہ کیا آپ کا اعتراض مجھ پر پڑ سکتا ہے۔

لفظ خاتم کے متعلق چھان بین

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لغت عرب کا بہت سا علم ہمیں کتب لغت کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک ایک لفظ کے لئے کلام عرب کا تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ الفاظ جن کے معنوں کے ساتھ لغت نویس کے عقیدہ کا تعلق ہے۔ ان کے متعلق ہمارے لئے ضروری ہے کہ چھان بین کر کے دیکھیں۔ کہ آیا لغت عرب اس کے خیال کی تصدیق کرتی ہے۔ یا وہ اپنا عقیدہ ہی بیان کر رہا ہے۔ چونکہ لغت نویسوں کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک خاص معنوں کے رو سے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اس لئے انہوں نے اس عقیدہ کے مطابق خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے کر دئے ہیں۔ لیکن یہ معنے ہم پر حجت نہیں۔ اس لئے کہ۔

۱۔ کلام عرب میں خاتم بفتح تا آخر کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ اگر اس کے معنے آخر کے ہوتے جیسا کہ لغت نویسوں نے اس کے معنے اپنے عقیدہ کی وجہ سے کئے ہیں۔ تو ایسا عام لفظ جو ہر آدمی سال میں کئی دفعہ بول جاتا ہے۔ کلام عرب میں متعدد جگہ پر ان معنوں میں مستعمل نظر آتا مگر ان معنوں میں یہ مستعمل نظر نہیں آتا۔

۲۔ آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ مجھے عربی زبان کا ایسا احاطہ کہاں سے حاصل ہے۔ کہ میں یہ کہہ سکوں کہ اہل عرب میں یہ لفظ ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے گو یہ اعتراض آپ کا درست نہیں ہوگا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ مجھے نہ سہی ایسے لوگ جن کی نسبت آپ کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ لغت عرب سے واقف ہی نہیں۔ بلکہ اس کے ماہر تھے یہ شہادت دیتے ہیں۔ کہ زبان عرب میں لفظ خاتم آخری کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ ان لوگوں میں سے بعض یہ ہیں۔ زمخشری جو ایک لغت کی کتاب کا مصنف ہے۔ جس کے حوالجات آپ بھی اپنی تفسیر میں کہیں کہیں دیا کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ جو لغت عرب کا ایک بہت بڑا ماہر ہے۔ اور صاحب لسان اس کے قول کو سند کے طور پر بیان کرتا ہے۔ علامہ محمد بن حیان جو بڑے پایہ کے نحویوں میں سے ہیں۔ اور مفسر ہیں۔

پہلی شہادت

علامہ زمخشری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں خاتم بفتح التاء بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع وفاعل ختم یعنی خاتم تے کی زبر کے ساتھ ہو۔ تو اس کے معنے مہر کے ہوتے ہیں۔ اور اگر تے کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کے معنے مہر کے بھی ہوتے ہیں۔ اور ختم کر دینے والے۔ اور مہر لگانے والے کے بھی ہوتے ہیں۔

زمخشری کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث ہوگا اور وہ اس آیت سے بھی یہی مراد لیتا ہے پس اگر عرب لوگ اس لفظ کو آخر کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں تو وہ مہر کے معنے کرکے تاویل کیوں کرتا۔

دوسری شہادت

علامہ ابوحیان کی ہے وہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ وخاتم بکسر التاء بمعنی انّه ختمهم لے جاء اٰخرهم وقرأ..... عاصم بفتح التاء بمعنی الختم به ختموا فهو کالخاتم والطابع لهم یعنی بعض لوگوں نے خاتم کو تے کی زیر سے پڑھا ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ نے نبیوں کو ختم کر دیا یعنے ان کے آخر میں آگئے اور بعض ہیں تے کی زبر سے آیا ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ نبیوں پر آپ کے ذریعے مہر کر دی گئی۔ اور آپ ان کے لئے بمنزلہ مہر کے ہو گئے تفسیر بحر محیط جلد ۷ صفحہ ۲۳۶۔

تیسری شہادت

ابو عبیدہ کی رائے تفسیر فتح البیان میں یوں لکھی ہے۔ قال ابو عبیدة الوجه الکسر لان التاویل انه ختمهم فهو خاتمهم وانه قال انا خاتم النّبیین وخاتم الشیٔ اٰخره یعنے ابو عبیدہ کا قول ہے کہ خاتم النبیین میں خاتم تے کی زیر سے ہی ہے کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیوں کو ختم کر دیا۔ اور آپ اُن کے ختم کرنے والے بن گئے۔ اور اس سبب سے آپ خود فرماتے ہیں کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ یعنے تے کی زیر سے اور خاتم تے کی زیر سے ہر چیز کے آخر کو کہتے ہیں اس شہادت سے ثابت ہے کہ ابو عبیدہ کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ لیکن باوجود اس عقیدہ کے وہ خاتم جو تے کی زبر سے ہے اس کے معنی آخری نہیں کرتے بلکہ اس قراءت کو رد کرکے تے کی زیر والی قراءت کو اصلی قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس آیت کے معنی چونکہ آخری نبی کے ہیں اس لئے خاتم تے کی زبر سے پڑھنا درست نہیں تے کی زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

لفظ خاتم کا استعمال عربوں میں

ان شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خاتم بہ فتح تا عربوں میں ختم کر دینے کے معنوں میں مستعمل نہ تھا کیونکہ اہل زبان علماء نے باوجود خاتم النبیین سے مراد آخری نبی لینے کے اس لفظ کے معنے مہر کے کئے ہیں۔ م.... اس قراءت کو غلط قرار دیا ہے۔ حالانکہ اگر یہ لفظ عربوں میں آخری کے معنوں میں مستعمل تھا۔ تو وہ بلا تاویل اس قراءت کے معنی آخری بھی کر دیتے نہ یہ کہ مہر کے معنے کرکے تاویل کرتے۔

آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان لوگوں کو یہ معنے معلوم نہ تھے کیونکہ جن کتب لغت میں خاتم کے معنے آخری کے کئے ہیں اُنھوں نے اس کی سند میں کسی استاد لغت کے کلام کا حوالہ نہیں دیا۔ تا یہ سمجھا جائے کہ وہ حوالہ ان کو نہیں پہنچا ہوگا بلکہ اُنھوں نے عام بات لکھی ہے کہ اس لفظ کے یہ معنی ہوتے ہیں۔

بس اگر اس کا یہ استعمال ہوتا تو ضرور تھا کہ مذکورہ بالا لوگوں کو معلوم ہوتا۔

دوسرے یہ لفظ عام استعمال کا ہے اس وجہ سے بھی یہ امر قرین قیاس نہیں کہ ان لوگوں کو اس کے یہ معنے معلوم نہ ہوں کوئی خاص محاورہ نہیں ہے کہ ہر ایک کا علم اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔

باقی رہا یہ سوال۔ کہ جن مصنفین نے یہ معنے بتلائے ہیں انہوں نے کہاں سے یہ معنے لکھے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُنھوں نے عقیدۃً پہلے خاتم النبیین کے معنے آخری کے کئے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو اپنی کتب میں لکھ لیا ہے۔

یہ بھی بعید از قیاس نہیں ہے کہ بعض لوگوں نے اس آیت کے معنے آخری نبی کے کر کے اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کرنا شروع کر دیا ہو۔ اور فی الواقع یہ لفظ ان کتب لغت کی تصنیف کے وقت بعض لوگوں میں مستعمل ہو۔

مگر ایسا محاورہ جو خود قرآن کریم ہی کے لفظ سے ایک تغیر شدہ معنوں کے لحاظ سے پیدا ہوا ہو اُس کو لغت کا محاورہ قرار دے کر۔ قرآن کریم کے معنے کرنے تقلب اور زیادتی ہے۔

لغت اور کتب لغت میں فرق

میرا یہ خیال کہ ان معنوں میں مصنفین لغت نے لغت کا خیال نہیں رکھا بلکہ اپنے عقیدہ اور تفسیر کا خیال رکھا ہے آج کا نہیں ہے بلکہ اس شہادت سے پہلے کی میری ایک ڈائری الفضل میں چھپ چکی ہے اس سے ثابت ہے کہ میں لغت اور کتب لغت میں پہلے سے فرق کرتا ہوں۔ یہ ڈائری ۲۸ جون ۱۹۲۲ء کی ہے اور اسمیں میری یہ گفتگو درج ہے۔

"فرمایا لغت والوں نے آزاد ہو کر تحقیق نہیں کی۔ جہاں آزاد ہوئے ہیں خوب معنے بیان کئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنوں میں فوراً مفسروں کے معنوں کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ غلط ہوں" الفضل ۴ جولائی۔

اس ڈائری سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ کتب لغت کا ہر ایک بیان لغت کے مطابق نہیں ہے۔ خصوصاً قرآن کریم کے الفاظ کے معنے بیان کرتے وقت وہ آزاد ہو کر تحقیق نہیں کرتے۔ اور مفسر جو معنے تاویلاً کسی لفظ کے بیان کر دیتے ہیں وہ انہیں لغت کے معنے قرار دے کر اپنی کتب میں درج کر دیتے ہیں۔

یہ میرا خیال غلط ہو یا صحیح۔ اسکی بحث کو الگ رکھکر یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس شخص کا یہ خیال ہو۔ کیا اس کی اس قسم کی شہادت کو جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔ جھوٹ کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً جو شخص شرافت سے کام لینے کا عادی ہو وہ اس شخص سے بھی جس سے اسے سخت ترین عداوت ہو شرافت ہی کا معاملہ کرتا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا افسوسناک طرز عمل

مولوی صاحب! مجھے آپ کے طریق عمل پر ایک اور بھی اعتراض ہے آپ نے میرا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے ایک غلط راہ اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ آپ نے مقدمہ کے فریقین فتح محمد و نواب بی بی بیان کئے ہیں لیکن اس شخص کا نام چھوڑ دیا ہے۔ جس کی طرف سے میں بطور گواہ بلوایا گیا تھا۔ لوگ تو شاید اس بھید کو نہ سمجھے ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ اسکی وجہ کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر آپ اس شخص کا نام لکھ دیتے۔ تو لوگ حیران رہ جاتے۔ کہ اگر میرا وہی بیان اور انہیں معنوں سے تھا۔ جو مولوی محمد علی صاحب بیان کرتے ہیں۔ تو اسکی طرف مولوی محمد علی صاحب کو توجہ دلانے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ خود اس شخص نے کیوں خود یا اپنے وکیل کی معرفت میری اس غلطی کو ظاہر نہیں کیا۔ آپ نے ایک عورت کا نام لکھ کر یہ بتانا چاہا ہے۔ کہ وہ ان پڑھ عورت بے چاری کیا جانتی تھی۔

کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اس لیئے وہ میری بات کو رد نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن اس بات کو آپ اڑ گئے ہیں۔ کہ جن صاحب نے مجھے بطور گواہ بلوایا تھا وہ ایک مولوی ہیں۔ اور مولوی بھی عام مولوی نہیں۔ بلکہ اُن چند مولویوں میں سے ایک جنکی عمر کا اکثر حصہ ہماری مخالفت میں لیکچر دیتے گذرتا ہے اور جو اکثر جلسوں میں جو ہماری مخالفت میں ہوتے ہیں۔ ہمارے خلاف حصہ لیتے ہیں۔ اور پنجاب کے مختلف علاقوں میں ہماری مخالفت میں وعظ کہتے پھرتے ہیں۔ اگر آپ یہ لکھ دیتے کہ مجھے بلوانے والے مولوی ثواب الدین صاحب گنگوہی دیوبندی تھے اور میری اس شہادت کا خلاف اثر ان پر پڑتا تھا۔ اور وہ اسوقت عدالت میں موجود تھے۔ اور جو حصہ جرح کا کہ علمی باتوں سے تعلق رکھتا تھا۔ اسمیں اُنھوں نے عدالت سے اجازت لیکر مجھ پر خود جرح کی تھی۔ اور یہ بھی لکھدیتے۔ کہ یہ حوالے جو آپ نے نقل کئے ہیں۔ آپ کی جانکاہی اور دیدہ ریزی کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ آپکے ہم نام اور ہم کلام اور ہم نام مولوی محمد علی مونگھیری اور ان کے ساتھیوں کے ٹریکٹوں میں بارہا ہمارے خلاف استعمال کئے جا چکے ہیں۔ تو ہر ایک شخص کو اس امر کی طرف توجہ پیدا ہوتی۔ کہ اگر میرا وہی مطلب تھا جو آپ لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ تو کیوں ایک مولوی صاحب نے جن کا کام ہی ہمارے سلسلہ کی مخالفت ہے اور جنہوں نے اول تو سلسلہ پر حملہ کرنے کے لئے خود ان الفاظ کی لغت کی کتب سے تحقیق کی ہوگی ورنہ مولوی محمد علی مونگھیری کی جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے ٹریکٹوں میں ان حوالہ جات کو دیکھا ہوگا۔ ورنہ ان لیکچروں میں انکی طرف سے ان حوالوں کو پیش کئے جاتے سُنا ہوگا۔ جو ہمارے خلاف ہوتے رہتے ہیں۔ اور جنہیں اُن کو بھی شامل ہونے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ جو دیا وکیل کی معرفت میرے اس دعوی پر اعتراض نہ کیا۔ اور ایسے بیان کو جو اُن کے حق میں سخت مضر تھا بلا جرح کئے چھوڑ دیا۔ کیا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ جانتے تھے۔ کہ میرا وہ بیان نہیں ہے۔ جو آپ ایک ہندو مجسٹریٹ صاحب کی غلطی سے فائدہ اُٹھا کر جو بوجہ عربی ادب سے ناواقفیت کے واقع ہوگئی ہے۔ میری طرف منسوب کر رہے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کی ہمخیالی

مولوی صاحب میں اب آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا بھی وہی خیال ہے۔ جو میرا ہے۔ صرف کم فہمی کے سبب سے آپکے دماغ میں اس خیال نے محدود صورت اختیار نہیں کی۔ میں نے یہ دعوی کیا ہے کہ لغت والے اپنے مذہب سے متاثر ہو کر ایسے معنے بعض الفاظ کے لغت کی کتب میں لکھدیتے ہیں۔ جو لغت کے نہیں ہوتے۔ بلکہ تفسیری معنے ہوتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے میں نے کہا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے لغت عربی کے مطابق آخری نبی کے نہیں ہیں۔ اور جن کتب لغت میں یہ معنے لکھے ہیں۔ عقیدہ کے ماتحت تفسیری معنوں کا لحاظ رکھتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ آپ اگر اس کا انکار کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل لفظ کے متعلق مجھے بتائیں کہ کیا آپ کے نزدیک فی الواقع اس لفظ کے وہ معنے ہیں جو لغت کی کتب میں پائے جاتے ہیں۔

لفظ توفی اور کتب لغت

توفی کے لفظ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا دعوی ہے۔ کہ جب یہ لفظ باب تفعل سے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور ذی روح مفعول ہو۔ تو روح قبض کرنے کے سوا۔ اس کے کوئی اور معنے نہیں ہوتے۔ اور جو کوئی شخص لغت عرب سے یہ معنے دکھا دے۔ اسکے لئے آپ نے انعام بھی مقرر فرمایا ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ مندرجہ ذیل کتب لغت اس لفظ کے متعلق کیا کہتی ہیں۔ پہلے تو مفردات راغب کو لیجئے جس سے آپ نے قرآن کریم کے ترجمہ میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

مفردات والا اس لفظ کے نیچے لکھتا ہے۔ یٰعیسیٰ انّی متوفیک ورافعک الیّ وقد قیل توفی رفعۃ واختصاص لا توفی موت۔ ترجمہ آیت یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ میں جو لفظ توفی ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ توفی رفعت اور اختصاص کی ہے۔ یعنے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ میں تجھے عزت دونگا اور خاص کروں گا نہ کہ موت والی توفی۔

مجمع البحار میں ہے۔ متوفیک ورافعک علی التقدیم والتاخیر وقد یکون الوفاۃ قبضا لیس بموت او متوفیک مستوفی کونک فی الارض۔ ترجمہ۔ متوفیک ورافعک میں تقدیم تاخیر ہے یعنے پہلے اوٹھاؤنگا پھر مارونگا۔ اور کبھی وفات لیے یعنے سے ہوتی ہے اور اس سے موت مراد نہیں ہوتی (یعنے ہو سکتا ہے کہ اس جگہ اس کے وہ معنے ہوں) یا متوفیک کے معنے یہ ہیں کہ میں پورا کروں گا تیرے زمین میں رہنے کو۔ (یعنے جو عرصہ مقدر ہے وہ پورا کرکے مع الجسم اٹھالوں گا نہ یہ کہ موت دیکر اٹھالوں گا) ان دو حوالوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا یہ لغت کے معنے ہیں۔ جو لغت کی کتابوں میں یہ معنے لکھے ہوئے ہیں۔ مگر پھر بھی لغت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ اس جگہ ان مصنفین کا علم نہیں۔ بلکہ عقیدہ بول رہا ہے۔ ساری دُنیا کے مصنفین لغت ملکر بھی ایک محاورہ استعمال زبان میں ایسا نہیں دکھا سکتے۔ جسمیں توفی کا لفظ مذکورہ بالا شرائط کی موجودگی میں قبض روح کے سوا کوئی اور معنے دیتا ہو۔ اسی طرح میں کہتا ہوں۔ آپ اور آپ کے ساتھی تمام کے تمام ملکر بھی خاتم کے معنے آخری کے کلام عرب میں مستعمل نہیں دکھا سکتے۔ اگر کہیں بھی یہ لفظ ان معنوں میں استعمال ہوتا۔ تو ایسے اہم مسئلہ کی تائید کے لئے مصنفین لغت ضرور کلام عرب سے اسکی کوئی سند دیتے یعنے کسی شخص کا جو ادیب سمجھا جاتا ہو۔ کلام پیش کرتے۔ کہ اس نے اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جیسا کہ وہ ایسے موقعوں پر کیا کرتے ہیں۔

عقائد کا اثر کتب لغت پر

عقاید کا اثر تو ایسا ہوتا ہے کہ اقرب الموارد جو لغت کی ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اور تاج اور لسان سے اُتر کر اسمیں الفاظ کا ذخیرہ ہے بلکہ اس نے دونوں کتابوں کے علوم کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسمیں کلمہ کے لفظ کے نیچے دیا ہے الکلمۃ لقب یسوع المسیح تبارک اسمہ۔ الکلمۃ یسوع مسیح کا لقب ہے حالانکہ کوئی لغت کی کتاب جسے مسلمانوں نے تصنیف کیا ہو الکلمہ سے مراد مسیح نہیں لیتی۔

دوسرے اعتراض کا جواب

آپ کا دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ لغت میں تو خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے سوا

اور کوئی معنے ہی نہیں۔ پھر میں نے کیونکر کہہ دیا۔ کہ یہ معنے لغت میں نہیں ہیں۔ اس کا ایک جواب تو پہلے سوال کے جواب میں ہی آ گیا ہے۔ کہ لغت سے میری مراد لغت کی کتاب نہیں تھی۔ بلکہ وہی معنے مراد تھے۔ جو عربی زبان میں اس لفظ کے کئے جاتے ہیں۔ یعنی کلام

خاتم النبیین کے آخری نبی کے علاوہ اور معنی

دوسرا جواب اس کا یہ ہے۔ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کے کوئی اور معنے کسی لغت میں نہیں کئے گئے۔ مفردات راغب میں لکھا ہے۔ وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ اے تممھا بمجیئہ۔ ترجمہ:۔ خاتم النبیین آپ کو اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ آپ نے نبوۃ پر مہر لگا دی ہے۔ یعنی اپنی آمد کے ساتھ اس کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ (اسکا مفصل جواب آخری سوال کے جواب میں آئیگا)

تیسرے اعتراض کا جواب

آپ کا تیسرا سوال یہ ہے کہ آخری نبی کے سوا وہ کون سے مختلف معنے ہیں۔ جو لغت میں لکھے جاتے ہیں۔ اور کس لغت میں ہیں۔ مولوی صاحب تعصب کا برا ہو۔ یہ انسان کی آنکھ پر پٹی باندھ دیتا ہے مجسٹریٹ صاحب کے نوٹوں کو ہی میرا اصل بیان سمجھکر اور اسی فقرہ کو مدنظر رکھکر جسے آپ نے نقل کیا ہے۔ اور جس پر اعتراض کیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو میرا ہرگز وہ مطلب نہ تھا۔ جو آپ میری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپ کا یہ سوال یا تو کسی خطرناک اندرونی کشمکش کا نتیجہ ہے۔ یا پھر یہ بات ہے۔ کہ آپ جوش تو اس قدر دکھاتے ہیں کہ سارے ہندوستان کے اخبارات کو اپنے مضمون کی اشاعت کی دعوت دیتے ہیں۔ لیکن اردو زبان کے معمولی قواعد تک سے ناواقف ہیں۔ مولوی صاحب میرا فقرہ جو آپ نے نقل کیا ہے۔ اور جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

"محمد صاحب کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے"

میں کہہ چکا ہوں کہ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں۔ لیکن ان کو تسلیم کر کے بھی آپکا یہ اعتراض نہیں پڑتا۔

مولوی محمد علی صاحب کی اردو دانی

آپ اس عبارت کے معنے اپنے بغض وحسد سے مجبور ہو کر یہ کرتے ہیں۔ کہ لغت میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے سوا اور کئے جاتے رہے ہیں۔ گویا آخری نبی کے معنی تو کسی لغت کی کتاب میں نہیں لکھے۔ ہاں ان کے سوا اور مختلف معانی کئے ہیں۔ عبارت ہیں عقل و دانش بباید گریست۔ آپ اس فقرہ کو جو میری طرف منسوب کیا گیا ہے۔ پھر پڑھیں۔ اور اگر پھر بھی سمجھ میں نہ آوے تو کسی اردو داں کے سامنے رکھکر اس کے معنے دریافت کریں۔ میرے نزدیک ہندوستان کا کوئی ذکی لڑکا بھی آپکو بتا دیگا۔ کہ آپ نے الفاظ میں سے ایک نئے معنے پیدا کر لئے ہیں۔ اور دور کی کوڑی لائے ہیں۔ مولوی صاحب! اس فقرہ میں لغت کا ذکر بعد میں ہے۔ اور یہ فقرہ جس کے آپ معنے کرتے ہیں۔ پہلے کا ہے۔ پس اسمیں لغت کی کتاب خواہ مخواہ داخل نہ کریں۔ پہلا فقرہ یہ ہے۔ "محمد صاحب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی) کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے۔" آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس فقرہ سے مراد یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں آپ کا یہ نام آیا ہے۔ دوسرا فقرہ یہ ہے۔ "لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے" یہ فقرہ بتا رہا ہے۔ کہ تعبیر کرنے والے لغت کی کتب لکھنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ تمام مسلمان قرآن پڑھنے والے۔ کیونکہ لغت کا ابتک کوئی ذکر نہیں آیا۔ تیسرا فقرہ یہ ہے۔ کہ "لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے" یہ فقرہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ پہلے فقرہ میں جو دعویٰ ہے۔ اس کے لئے یہ بطور دلیل ہے جیسا بتا چکا ہوں۔ کہ میں نے لغت کی کتاب میں نہیں کہا تھا۔ بلکہ جیسا کہ "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ میں نے لغت کہا تھا۔ پس اس فقرہ کے یہ معنے ہوتے۔ کہ گو مختلف معنے اس آیت کے کئے جاتے رہے ہیں۔ مگر ہمارے معنے درست ہیں کیونکہ لغت ان کی موید ہے۔ اور دوسرے معنوں کی موید نہیں ہے۔ تینوں فقروں کا یہ مضمون ہوا۔ کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے الفاظ سے پکارا گیا ہے۔ ان الفاظ کی مسلمان مختلف تفسیریں کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر لغت میں آخری نبی کے معنے کہیں نہیں آئے۔ پس ان مختلف معنوں میں سے یہ معنے درست نہیں ہیں۔ اس فقرہ میں سے آپ کا یہ معنے نکال لینا کہ لغت میں خاتم النبیین کے کئی معنے آئے ہیں۔ مگر آخری نبی کسی نے معنے نہیں کئے۔ آپ جیسے روشن دماغ انسان ہی کا کام ہے۔

مولوی صاحب! اگر آپ کو اردو زبان سے ذرہ بھر بھی لگاؤ ہوتا اور معمولی سی لیاقت بھی آپ کو حاصل ہوتی۔ تو آپ کو اپنے خود ساختہ معنے لکھتے وقت یہ بات کھٹک جاتی کہ آپ کے نقل کردہ فقرہ میں علیحدہ علیحدہ کے الفاظ ہیں اور آپ نے جو معنے کئے ہیں۔ وہ تب درست ہو سکتے تھے۔ جبکہ اول تو لغت کا ذکر پہلے آ چکا ہوتا۔ دوم علیحدہ علیحدہ کی جگہ اور اور کے الفاظ ہوتے۔ مولوی صاحب! اردو زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب علیحدہ علیحدہ کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ تو اسمیں پہلے معنوں کی نفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ بعض یہ معنے کرتے ہیں۔ اور بعض دوسرے معنے کرتے ہیں۔ اور جب اور اور کے الفاظ بولے جاویں۔ تو ان کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ پہلے معنے کوئی نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے سوا دوسرے مختلف معنے لوگ کرتے ہیں۔

فقرہ زیر بحث کا صحیح مطلب

لیکن آپ نے دیکھا کہ میری طرف یہ فقرہ منسوب کیا گیا ہے۔ "لیکن ان الفاظ کی علیحدہ علیحدہ تعبیر کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے"

جبکہ میں نے لغت میں ان الفاظ کے معنے آخری نبی ہونے سے انکار کیا تھا۔ تو پھر لغت میں علیحدہ علیحدہ معنے کئے جاتے رہے ہیں۔ کا فقرہ میں کیونکر بول سکتا تھا۔ تب تو فقرہ یوں چاہیئے تھا۔ کہ "لغت میں آخری نبی کے معنے کہیں نہیں لکھے۔ بلکہ ان الفاظ کی اور اور تعبیر کی جاتی رہی" غرض لغت میں ان معنوں کی نفی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ کے الفاظ کا استعمال کرنا بتاتا ہے۔ کہ میری مراد لغت کے مختلف معانی نہیں۔ بلکہ تفسیروں وغیرہ کے مختلف معانی ہیں۔ اور ان معنوں میں آخری نبی کے معنوں کی نفی نہیں۔ بلکہ یہ بتایا ہے۔ کہ ان معنوں کے سوا ان الفاظ کے لوگ اور معنے بھی کرتے رہے ہیں۔

جب سے آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کے دروازہ کو چھوڑا ہے۔ آپکے دل میں شکوک و شبہات کی لہریں اٹھتی رہتی ہیں۔ اس لئے اگر آپ کی اب بھی تسلی نہ ہو۔ تو ایک "الفضل" کے ان الفاظ کو پڑھ لیں جو اسی مضمون شہادت کے متعلق ہیں۔ کہ

"ان کے معنے بعض لوگ آخری نبی کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اسکا انکار کرتی ہیں۔ ہمیشہ سے اس کے یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ (یعنی مہر کے) ہم اس کی تعبیر نہیں کرتے۔ بلکہ یہ معنے لغت کے ہیں"

دوسرے آپ کسی اردو داں کے سامنے میری شہادت کے اس فقرہ کو رکھکر جو آپ نے نقل کیا ہے

پوچھیں۔ کہ اس فقرہ میں علیحدہ علیحدہ کے الفاظ کی موجودگی میں کیا دو معنے ہو سکتے ہیں۔ جو میں نے ناواجب جوش اور رسم کی لہر میں بہکر کر دئیے ہیں۔ وہ آپ کو یہی جواب دیگا۔ کہ جب ہم لوگوں نے اس خیال کو ادا کرنا ہو کہ فلاں کتاب میں فلاں لفظ کے فلاں معنے تو نہیں لکھے لیکن اس کے سوا متعدد دوسرے معنے لکھے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اسمیں اور اور معنے لکھے ہیں۔ یا اور اور باتیں لکھی ہیں۔ اور جب ہم نے یہ کہنا ہو۔ کہ کسی خاص جماعت نے کسی مسئلہ کے متعلق صرف ایک بات نہیں کہی۔ بلکہ ایک سے زیادہ آراء ظاہر کی ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق لوگ الگ الگ یا علیحدہ علیحدہ رائیں رکھتے ہیں۔

اگر آپ شہادت کی غرض کو دیکھتے۔ تو بھی آپ کی سمجھ میں یہ مضمون آسکتا تھا۔ وکیل کا منشاء تھا کہ یہ ثابت کرے۔ کہ ہم ایسے عقاید رکھتے ہیں۔ جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم کافر ہیں۔ اور میری شہادت کا یہ منشاء تھا۔ کہ جو معنے ہم کرتے ہیں۔ وہ جدید نہیں ہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے مسلمانوں میں رائج چلے آتے ہیں۔ اس لئے ان کی بناء پر ہمیں کافر نہیں کہا جا سکتا۔

چوتھے اعتراض کا جواب

چوتھا اعتراض آپ کا یہ ہے۔ کہ میرے بیان میں جو یہ فقرہ ہے۔ کہ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنے ضرور کرتے ہونگے۔ اس سے کیا مراد ہے۔ آیا موجودہ علماء یا اس زمانہ سے پہلے علماء۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم غیر احمدی کا لفظ بولتے ہیں۔ تو اس سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد آپ پر ایمان لانے سے محروم رہ گئے۔ نہ وہ لوگ جو آپ کے دعویٰ سے پہلے گذر چکے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آپ بھی ان الفاظ کے یہی معنے سمجھا کرتے تھے۔ جو لوگ آپ کے دعویٰ سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ ہم ان میں سے تمام نیکوں اور بزرگوں کو اپنا بزرگ مانتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔ اور ان کے مدارج کی ترقی اور ان کی مساعی کے ہمیشہ بار آور ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں۔

آخری نبی کے معنوں پر کب اجماع ہوا

اور یہ جو آپ نے لکھا ہے۔ کہ پہلے تمام علماء اس آیت کے معنے آخری نبی کے کرتے چلے آئے ہیں۔ تو کیا یہ اجماع غلطی پر تھا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ نہ پہلے تمام علماء اس آیت کے یہ معنے کرتے چلے آئے ہیں۔ اور نہ کبھی ان معنوں پر اجماع ہوا۔

اس اجماع کے خلاف رسول کریم کی آواز

سب سے پہلی آواز جو اس اجماع کے دعویٰ کے خلاف اٹھتی ہوئی ہم سنتے ہیں۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے آپ اس آیت کے نزول کے بعد اپنے لڑکے ابراہیم کی وفات کے وقت فرماتے ہیں۔ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو صدیق نبی ہوتا۔ اگر اس آیت سے یہ ثابت ہوتا تھا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تو آپ نے یہ کس طرح فرما دیا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو نبی ہوتا۔ کیا اس کی زندگی سے خدا تعالیٰ کا وہ فیصلہ جو قرآن کریم میں نازل ہو چکا تھا۔ منسوخ ہو جاتا۔ اگر کہو کہ چونکہ اس کے اندر وہ طاقتیں تھیں جن سے انسان نبی ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ فرمایا۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ اس طرح تو ثابت ہوگا۔ کہ نبوت کسبی ہے۔ حالانکہ نبوت ایک وہبی شئے ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ابراہیم کو نبوت دیتا۔ تو وہ نبی ہو سکتے تھے۔ یونہی کیونکر نبی بنجاتے۔

اگر آپ کہیں۔ کہ ابراہیم نے وہ کام کرنے تھے۔ جن کے ذریعہ سے اس نے خدا تعالیٰ کے فضل کو بشکل نبوت جذب کر لینا تھا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ اول تو یہ آپ کا عقیدہ ہی نہیں۔ اور اگر یہ آپ کا عقیدہ ہو۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اس لئے مار دیا۔ کہ وہ کہیں نبی نہ ہو جائے۔ اور یہ کیا معلوم ہے۔ کہ کسقدر اور بچے اس قسم کی استعداد وں کے ساتھ پیدا ہوتے ہونگے۔ کہ اگر وہ ان کا صحیح استعمال کریں۔ تو نبی ہو جائیں۔ پس ماننا پڑیگا کہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو مارتا رہتا ہے۔ جو بڑے ہو کر نبی بن سکیں۔

غرض نبوت کا انکار کر کے اس حدیث کے معنے دو میں سے ایک ضرور کرنے پڑینگے۔ یا یہ کہ نبوت موہبت نہیں۔ کسب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بچوں کو جن میں نبوت کے حصول کی استعداد ہوتی ہے۔ پیدا ہوتے ہی مار دیتا ہے۔ کہ کہیں وہ نبی نہ بن جائیں۔ اور یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے بچے کے لئے جس نے مر جانا تھا۔ ایک ایسا انعام مقرر کیا۔ جس کی نسبت وہ کہہ چکا تھا۔ کہ میں نے اب کسی کو نہیں دینا۔ اور پھر اس بچہ کو مار دیا۔ اور یہ دونوں معنے باطل ہیں۔ پس ماننا پڑیگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں خاتم النبیین کے وہ معنے نہ تھے۔ جو آپ کے ذہن میں ہیں۔

مفروضہ اجماع کے خلاف عائشہ رضؓ صدیقہ کی شہادت

دوسری شہادت اس دعویٰ اجماع کے خلاف حضرت عائشہ رضؓ کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ۔

یہ تو کہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر خاتم النبیین کے یہی معنے تھے۔ کہ آپ بہمہ وجوہ آخری نبی ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضؓ کے اس قول کے یہ معنے ہونگے۔ کہ یہ تو کہو۔ کہ رسول کریم آخری نبی ہیں۔ لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ جن کی دینی واقفیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعریف فرماتے ہیں۔ اس قسم کا مہمل فقرہ زبان پر لا دینگی؟ یقیناً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان الفاظ کے معنے آخری نبی کے سوا کچھ اور سمجھتی تھیں۔ تبھی آپ نے لا نبی بعدہ کہنے سے روکا۔

حضرت عائشہ رضؓ کے اس قول سے۔ کہ لا نبی بعدہ مت کہو۔ ایک اور نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ لا نبی بعدہ کے فقرہ کے بھی دو معنے ہیں۔ کیونکہ یہ فقرہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پھر کس طرح ممکن تھا۔ کہ حضرت عائشہ اس فقرہ کے مضمون کو غلط قرار دیتیں۔ اور اگر ان کو معلوم نہ بھی ہوتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ فرمایا ہے۔ تو بھی جن لوگوں کو آپ نے منع فرمایا تھا۔ وہ آپ کو بتاتے۔ کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہوا فقرہ ہے۔ ہم کس طرح چھوڑ سکتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ کا اس کے استعمال سے منع کرنا اور لوگوں کا ان کے اس منع کرنے پر اعتراض نہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ اس جملہ کے دو معنی خیال کرتی تھیں ایک خاتم النبیین کے مطابق اور ایک مخالف۔ چونکہ لوگوں کو اس فقرہ سے دھوکا لگ رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے مصلحتاً اس فقرہ کے استعمال سے روک دیا۔

حضرت علی کی شہادت

تیسری شہادت اس دعویٰ اجماع کے خلاف حضرت علی علیہ السلام کی ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی اور آپ کے داماد تھے۔ اور آپ کے خاص حواریوں اور آپ کے خلفاء میں شامل تھے۔ آپ ہی ہیں جن سے مخاطب ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لا نبی بعدی اور پہلے آپ کی شہادت خاص [illegible]

معنے باطل نہیں ہوتے۔ یہ ان کا اپنا خیال ہے۔ مفردات اور محاوروں کے بعد ان کی حکومت ختم ہوجاتی ہے۔ اور جب کلام عرب سے۔ اور تاریخ سے ثابت ہوجاتا ہے۔ کہ نمطہ ایک قوم کا بھی نام تھا۔ تو اب یہ میرا کام ہے کہ جو معنے اس آیت میں چسپاں ہوتے ہوں۔ ان کو استعمال کروں۔ مولوی صاحب ابھی جواب میں آپ کو دیتا ہوں۔ کہ لغت کی ہر ایک کتاب میں خاتم کے معنے مہر لکھے ہیں۔ اور نبیین نبی کی جمع ہے۔ پس ان دونوں لفظوں کے معنے ہوئے۔ نبیوں کی مہر۔ اب جب تک کوئی شخص یہ ثابت نہ کرے۔ کہ لفظ خاتم جب نبی کے لفظ سے ملجائے۔ تو ان الفاظ کے معنے قرآن کریم کے نزول سے پہلے کی زبان میں ہمیشہ آخری نبی کے ہوا کرتے تھے۔ اسوقت تک اس کا یہ کہنا کہ ان الفاظ کے معنے لغت میں نبیوں کی مہر کے نہیں لکھے۔ اس کی حد درجہ کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔

احادیث میں خاتم النبیین کے معنی

یہ ثابت کردینے کے بعد کہ لغت کی ہر ایک کتاب میں خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے بھی لکھے ہیں۔ میں آپ کے دوسرے مطالبہ کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ جو یہ ہے۔ کہ اگر لغت سے میں نہ دکھا سکوں۔ تو حدیث سے ہی دکھادوں۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے سوا کچھ اور بھی ہیں۔ اگرچہ یہ مطالبہ آپ نے اس صورت میں کیا ہے۔ جب میں لغت میں اور کوئی معنے نہ دکھا سکوں۔ لیکن میں لغت میں اور معنے دکھانے کے باوجود اس مطالبہ کو پورا کردیتا ہوں۔ سنئے! میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ اور ابراہیم کی پیدائش بھی آیت خاتم النبیین کے بعد ہوئی ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو نبی ہوتا۔ صاف بتاتا ہے۔ کہ الفاظ خاتم النبیین کے معنے آپ آخری نبی کے نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اگر ان الفاظ کے معنے آخری نبی ہوتے۔ تو آپ نبوت کے دروازہ کے بند ہو جانے کے باوجود کیونکر فرما سکتے تھے۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا۔ تو نبی ہوجاتا۔ جو بات اپنی ذات میں ناممکن ہو۔ اس کو شرطیہ طور پر بھی نہیں کہہ سکتے مثلاً انسان خدا نہیں ہوسکتا۔ اب نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں شخص زندہ رہتا۔ تو خدا ہوجاتا۔ جب بندہ خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ تو خواہ کوئی زندہ رہتا۔ یا مرتا۔ خدا نہیں بن سکتا۔ اسیطرح اگر نبوت کا دروازہ بند ہوچکا تھا۔ اور کسی انسان نے نبی نہیں ہونا تھا۔ تو خواہ کوئی زندہ رہے۔ یا مرجائے۔ اس کی نسبت امکان نبوت غلط ہے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امکان نبوت کو جائز قرار دیتے ہیں جو ثابت کرتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے آپ کے نزدیک آخری نبی۔ نہیں ہیں۔

ایک اور حدیث سے بھی ثابت ہے۔ کہ آپ اس آیت سے آخری نبی مراد نہیں لیتے۔ یہ حدیث مسلم میں ہے۔ اور اسمیں آنے والے عیسیٰ کو نبی کہا گیا ہے۔

شراح حدیث اور خاتم النبیین کے معنی

آپ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر لغت یا حدیث میں آخری نبی کے سوا کوئی اور معنے نہ دکھا سکوں۔ تو مفسرین و شراح حدیث کے اقوال سے ہی دکھادوں۔ کہ انھوں نے آخری نبی کے سوا ان الفاظ کے کوئی اور معنے کئے ہوں۔ گو میں لغت اور حدیث سے آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کے اور معنے دکھا چکا ہوں۔ مگر میں ساتھ ہی اس مطالبہ کو بھی پورا کئے دیتا ہوں۔ اور پہلے شراح حدیث کو لیتا ہوں۔ کیونکہ مصنمون میں مفسرین کے اقوال کو بعد میں رکھنا چاہتا ہوں۔

شراح حدیث میں سے میں علامہ ابو طاہر کو لیتا ہوں۔ انھوں نے گو کسی ایک حدیث کی کتاب کی شرح نہیں لکھی۔ مگر حدیث کی لغت پر کتاب لکھکر اس گروہ شراح میں داخل ہیں۔

وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ لکھکر اپنی رائے لکھتے ہیں۔

"وھذا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ" (تکملہ مجمع البحار)

یعنی یہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس حدیث کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اس قول سے ثابت ہے۔ کہ علامہ کے نزدیک الفاظ خاتم الانبیاء کے معنے جنھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے استعمال کیا ہے۔ یہ نہیں کہ آپ قطعی طور پر آخری نبی ہیں۔ بلکہ باوجود ان الفاظ کے آپ کے بعد بعض قسم کے نبی آسکتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ ختم بہ النبیون لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس۔ ترجمہ۔ ختم بہ النبیون کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا آدمی نہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نئی شریعت دیکر بھیجے۔

ان دونوں علماء حدیث کے اقوال سے ثابت ہے۔ کہ ان کے نزدیک۔ خاتم النبیین کے معنے وہ نہیں ہیں۔ جو آپ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ باوجود ان الفاظ کے نبوت کا ایک دروازہ کھلا سمجھتے ہیں۔ ان کے بعد میں اس زمانہ کے ایک مولوی صاحب کی شہادت پیش کرتا ہوں۔

مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی جنھوں نے جلیل حدیث کی شرح لکھی ہے۔ اور آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ حدیث کے بہت بڑے عالم ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"اور معنی خاتم النبیین کے وہی ہیں۔ جو ہم رسالہ مذکورہ میں لکھ آئے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوۃ کے انتہائی نقطہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ نبوۃ کا کوئی درجہ باقی نہیں رہا۔ جو آپ کو حاصل نہ ہو۔ اور تمام انبیاء خواہ اولین ہوں یا آخرین۔ آپ سے ہی فیضیاب ہیں۔ وبس۔ اور یہی مذہب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے" الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹

آپ نے دیکھا۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے اس کے سوا کوئی اور ہیں ہی نہیں۔ کہ آنحضرت صلعم نے تمام کمالات نبوت کو حاصل کرلیا ہے۔ اور اولین اور آخرین انبیاء آپ ہی سے فیضیاب ہیں۔

مفسرین اور خاتم النبیین کے معنی

اب میں مفسرین کے اقوال کی طرف

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کی شہادت

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں"

علاوہ ان علماء کے اور بہت سے اولیاء و محدثین اور علماء کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے آپکے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کو ممنوع نہیں خیال کرتے تھے۔ جو آپ ہی کی وساطت سے اس درجہ کو حاصل کرے۔ اور آپ ہی کی اُمت کے افراد میں ہو بلکہ جو لوگ مسیح ناصری کی دوبارہ آمد کے قایل تھے۔ وہ بھی اسی وجہ سے اسکی آمد کو جایز قرار دیتے تھے۔ کہ وہ آپ کی اُمت کے افراد میں شامل ہو کر کام کریگا۔ اس لئے اسکی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے منافی نہ ہوگی۔

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج

اب ان شہادتوں کے بعد آپ یہ فرمائیں کہ آپ کا دعوائے اجماع کہاں گیا۔ مولوی صاحب جسطرح آپ نے یہ چیلنج دیا ہے میں بھی آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ جسقدر علماء کے اقوال سے پہلے مسیح کا فوت ہونا۔ اور دوسرے مسیح کا آنا ثابت کر کے آپ دعوائے اجماع کو توڑتے ہیں۔ میں اس سے زیادہ علماء کے اقوال سے بلا شریعت اور باتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے نبیوں کا امکان ثابت کر سکتا ہوں۔

پانچویں اعتراض کا جواب

پانچواں مطالبہ آپ کا یہ ہے کہ میں کسی لغت یا کسی حدیث یا مفسرین و شارحین حدیث کے اقوال میں یہ دکھادوں کہ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے سوا کچھ اور بھی کئے گئے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ میں ان چاروں اقسام کی کتب سے آپ کا مطالبہ پورا کر سکتا ہوں۔ پہلے آپ نے لغت کا حوالہ مانگا اس کے جواب میں میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک لغت کی کتاب سے خاتم النبین کے معنے نبیوں کی مہر کے ثابت ہیں۔ میں نے آجتک کوئی کتاب بھی لغت کی ایسی نہیں دیکھی۔ جس سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے نہ ثابت ہوں۔ ہاں آپ نے چونکہ میری مخالفت میں علم کے ابتدائی قواعد کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے آپ کی نظر شاید ان معنوں پر نہ پڑتی ہو۔

لغت کی کتابیں اور خاتم النبیین کے معنی

مولوی صاحب آپ ایم۔ اے۔ ہیں۔ آپ اتنا تو سوچیں۔ کہ کیا لغت کی کتابوں کا کام مفردات کے معنے بتانا ہوتا ہے۔ یا جملوں کے معنے بتانا۔ کیا اگر آپ کو مثلاً ضرب الرقاب کے معنے معلوم کرنے ہوں تو آپ لغت میں ضرب الرقاب کے لفظ دیکھینگے۔ یا ضرب اور رقاب کے الگ الگ۔ غالباً اگر کوئی شخص آپ کے سامنے لغت سے ضرب کے معنے اور رقاب کے معنے نکال کر دکھا دیتے تو آپ اسے کہینگے کہ یہ لغت کی کتاب سے ثابت نہیں۔ تب اس جملہ کے معنے معلوم ہونگے اگر لغت سے ضرب الرقاب کے معنے دکھادو۔ مجھے آپ کے اس مطالبہ سے اس شخص کا قصہ یاد آگیا۔ جس نے قرآن کریم میں لا یلاف قریش دیکھکر فقرہ کے معنے دریافت کرنے شروع کئے تھے۔ اور شکایت کرتا تھا۔ کہ فقرہ کے معنے لغت میں نہیں ملتے۔ مولوی صاحب جملوں کے معنے کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ ان کے مفردات کے معنے لغت میں دیکھے جاویں۔ کل کو اگر آپ لغت میں زید کا سر اور بکر کی ٹانگ کے معنے دیکھنے شروع کرینگے تو ضرور آپ کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر رہینگے۔ اگر آپ تعصب کو چھوڑ کر خاتم کے معنے لغت میں الگ دیکھیں۔ اور نبیین کے معنے الگ دیکھیں۔ تب آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ کوئی لغت کی کتاب ایسی نہیں جسمیں خاتم کے معنے مہر کے نہیں لکھے۔ اور کوئی لغت کی کتاب ایسی نہیں۔ جسمیں نبی کے معنے (جسکی جمع نبیین ہے) خدا کا فرستادہ نہیں لکھے۔ اور جب ہر ایک لغت میں ان الفاظ کے یہ معنے لکھے ہیں۔ تو ثابت ہوا کہ ہر لغت کی کتاب سے خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر کے ثابت ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں۔ کہ کتب لغت میں جملوں کے معنے صرف دو ہی وجہ سے دئے جاتے ہیں۔ یا اصطلاح کے بیان کرنے کیلئے۔ یا خاص محاورہ دکھانے کیلئے۔ اگر یہ دو باتیں نہوں۔ اور کسی جملہ کے معنے لغت والا بتاتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اسکے وہی معنے ہیں۔ دوسرے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ صرف اس کا خیال ہوتا ہے۔ اب خاتم النبیین کے الفاظ کی نسبت آپ غور کریں کہ یہ اصطلاح ہیں یا محاورہ ہیں۔ اگر انکو آپ محاورہ قرار دیتے ہیں تو آپ کو ماننا پڑیگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام کفار عرب خاتم النبیین کے الفاظ استعمال کیا کرتے تھے۔ اور ان کا یہ محاورہ تھا کہ جب نبی کے لفظ کے ساتھ خاتم کا لفظ لگا دیتے۔ تو وہ اس کے معنے ضرور آخری نبی کے کیا کرتے تھے۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ اور اگر قرآن کریم کے بعد مسلمانوں میں یہ محاورہ بھی ہو جائے۔ تو قرآن کریم کے معنوں پر اس کا اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی کلام کے معنے کرنے میں یہ احتیاط ضروری ہوتی ہے۔ کہ اس محاورہ کے مطابق اس کے معنے کئے جاویں۔ جو اس سے پہلے کا ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ جملہ اصطلاحی ہو۔ یعنے کسی مصنف یا کسی متکلم نے اسے ایک اصطلاح قرار دے لیا ہو۔ تب ایسے جملہ کے معنے بھی لغت بیان کر دیتی ہے۔ مگر اس جگہ یہ بھی ثابت نہیں۔ کیونکہ ایسے موقع پر شرط ہوتی ہے۔ کہ خود متکلم اپنی اصطلاح کی تشریح کرے۔ اور خاتم النبیین کی نسبت ہرگز قرآن یا حدیث سے ثابت نہیں۔ کہ یہ ایک خاص قرآنی اصطلاح ہے جس سے سوائے آخری نبی کے اور کوئی مفہوم نہیں لینا چاہئے۔ پس جبکہ نہ یہ اصطلاح ہے۔ نہ محاورہ عرب تو پھر لغت کی کتاب میں اگر اسکے کوئی خاص معنے لکھے گئے ہوں۔ تو اسکا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ اس کتاب والے کا وہ اپنا خیال ہے۔ اور اسکے یہ ہرگز معنے نہیں۔ کہ وہ معنے لغت کی سند رکھتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ سے ایک مثال

آپ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں تو اس بات کو جیسے نیچے بھی جانتے ہیں۔ بھول گئے ہیں مگر میں آپکے ترجمہ سے ہی ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ آپ نے سورہ نمل کے ترجمہ میں وادی النمل سے مراد ایک خاص وادی لی ہے اور نمل سے مراد ایک قوم لی ہے۔ اور نملۃ سے ایک فرد۔ (اور جس معنے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول سے اُن آیات کے معنے سنے ہوں وہ یہی معنی کریگا) لیکن لسان العرب اور تاج العروس میں نملہ کے لفظ کے نیچے سورہ نمل کی آیت دیکر اسمیں جو نملہ اور نمل کے الفاظ آئے ہیں۔ ان کے معنے چیونٹیوں کے کئے ہیں۔ اور کسی قوم وغیرہ کے معنے کسی نے نہیں دئے۔ کیا آپ کا کوئی مخالف۔ آپ پر اعتراض کرے۔ کہ آپ نے لغت کے خلاف معنے کئے ہیں کیونکہ معتبر لغتوں میں اس آیت میں استعمال ہونے والے لفظ نمل کے معنے چیونٹی کے لکھے ہیں۔ تو کیا آپ اسے جاہل اور احمق نہیں کہینگے۔ کیونکہ آپ کہینگے۔ کہ میرا کام یہ ثابت کر دینا ہے۔ کہ نمل ایک قوم کا نام بھی تھا۔ نہ کہ اگر ہزار لغت والے بھی اس آیت میں اس لفظ سے چونٹیاں لیتے ہیں۔ تو میں بھی ضرور

نے بھی الفاظ خاتم النبیین کے کچھ اور معنے سمجھے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ لا نبی بعدی کے معنے بہمہ وجوہ آخری نبی کرنے والوں سے غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب بھی اس کے اور معنے کرتا ہے۔ حضرت علی رض کی شہادت ابن الانباری نے مصاحف میں ابی عبد الرحمٰن بن سلمی سے لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کنت اُقرئ الحسن والحسین فمرّ بی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وانا اقرئہما فقال لی اقرئہما وخاتم النبیین بفتح التاء وفقک اللہ یعنی میں حسن اور حسین کو پڑھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پڑھاتے وقت میرے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو خاتم النبیین ت کی زبر سے پڑھا۔ اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ اکثر قراءتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خاتم زیر کے ساتھ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ اگر حضرت علی رض کے نزدیک ت کی زبر سے بھی آخری نبی کے معنے بنتے تھے۔ تو آپ نے زیر پڑھانے سے منع کیوں فرمایا۔ زیر سے معنے زیادہ واضح ہو جاتے تھے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ دونوں میں فرق سمجھتے تھے اور زیر پڑھانے سے ڈرتے تھے کہ ان بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف حقیقت عقیدہ نہ جم جائے۔

رسول کریم کے ایک خاص صحابی کی شہادت

چوتھی شہادت اجماع کے خلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مقرب صحابی مغیرہ بن شعبہ کی ہے۔ آپ کی نسبت ابن ابی شیبہ نے شعبی سے روایت کی ہے۔ قال رجل عند المغیرۃ بن شعبۃ صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ فقال المغیرۃ حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسی علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ ترجمہ۔ مغیرہ ابن شعبہ کے سامنے ایک شخص نے کہا۔ صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ اس پر مغیرہ رض نے فرمایا۔ تجھے اتنا کافی تھا۔ کہ کہہ دیتا خاتم الانبیا۔ کیونکہ ہم لوگ یعنے صحابہ باتیں کیا کرتے تھے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونے والے ہیں۔ پس اگر وہ ظاہر ہوئے۔ تو عیسیٰ ہی آپ سے پہلے ہوئے اور عیسیٰ ہی آپ کے بعد ہوئے۔ اب آپ غور کریں۔ اگر لا نبی بعدہ اور خاتم النبیین کے ایک ہی معنے مغیرہ رض کے نزدیک ہوتے۔ تو وہ کیوں ایک جملے کے استعمال سے روکتے۔ اور دوسرے کے استعمال کی تاکید کرتے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مغیرہ کے نزدیک خاتم النبیین کے الفاظ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے سے مانع نہ تھے۔ مگر لا نبی بعدہ سے دھوکا لگتا تھا کہ شاید آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ آئیگا۔ اس لئے آپ نے ان الفاظ سے روک دیا جو بعض لوگوں کے لئے دھوکہ دینے کا موجب ہو رہے تھے۔ ورنہ جب وہ جانتے تھے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ تو وہ کبھی بلا وجہ ان الفاظ کے استعمال سے نہیں روک سکتے تھے۔

علمائے اُمت کی شہادت

صحابہ کی شہادت کے بعد میں علماء اُمت میں سے بعض کے اقوال نقل کر دیتا ہوں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ اجماع اُمت کا دعویٰ لغو اور باطل ہے۔

ملا علی قاری کی شہادت

ملا علی قاری لکھتے ہیں :- لو عاش ابراھیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعہ ..... کعیسیٰ وخضر والیاس علیہم السلام فلا ینافض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یأتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ" موضوعات کبیر

ترجمہ۔ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ اور نبی ہوتا اور اسی طرح اگر عمر رض نبی ہو جاتے۔ تو آنحضرت صلعم کے اتباع میں سے ہوتے جس طرح عیسیٰ اور خضر اور الیاس علیہم السلام آپ کے اتباع میں سے ہیں۔ پس یہ بات خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد ایسا نبی نہیں آئیگا۔ جو آپ کے دین کو منسوخ کر دے۔ اور آپ کی اُمت میں سے نہ ہو۔

محی الدین ابن عربی کی شہادت

محی الدین۔ ابن عربی صاحب جو صوفیا میں شیخ اکبر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں وہ کہتے ہیں :- النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکما آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی۔

ترجمہ۔ وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ کے بعد بالکل ختم ہو چکی ہے۔ اب نہیں مل سکتی وہ تشریعی نبوت ہے۔ اور اب کوئی نبوت ایک حکم بھی آپ کی شریعت میں زیادہ نہیں کریگی۔ اور یہی معنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں۔ یعنے کوئی نبی میرے بعد ایسی شریعت پر نہیں ہوگا۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

امام عبد الوہاب شعرانی کی شہادت

امام عبد الوہاب شعرانی لکھتے ہیں فان مطلق النبوۃ لم یرتفع وانما ارتفع نبوۃ التشریع ——— مطلق نبوت نہیں ختم ہوئی بلکہ صرف نبوت تشریعی ختم ہوئی ہے۔ یواقیت والجواہر جلد ۲ صـ۳۷ـ

مجدد الف ثانی کی شہادت

مجدد الف ثانی صاحب فرماتے ہیں۔ پس حصول کمالات نبوت مرتابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل منافی خاتمیت او نیست فلا تکن من الممترین" جلد اول مکتوبات۔ ترجمہ یعنے خاتم الرسل کی بعثت کے بعد کمالات نبوت کا حصول تابعوں کو اتباع اور ورثہ کے طریق پر خاتمیت کا منافی نہیں۔ پس تو اس میں شک کرنے والا نہ بن۔

مرزا مظہر جان جاناں کی شہادت

مرزا مظہر جان جاناں فرماتے ہیں۔ ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالت ختم نگردیدہ ودر مبدء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست" یعنے کوئی فیضان سوائے نبوت بلا واسطہ کے بند نہیں ہوا۔ اور مبدء فیاض سے بخل و دریغ ممکن ہی نہیں۔ مقامات مظہری صفحہ ۸۸۔

توجہ کرتا ہوں۔ جنہوں نے سوائے آخری نبی کے سوا اس آیت کے اور معنے بھی کئے ہیں۔ اور پہلے میں پرانی تفسیروں کو لیتا ہوں۔

بحر محیط میں ہے۔ کہ خاتم النبیین بفتح تاء اگر سمجھا جائے۔ تو اس کے معنی ہیں۔ انھم بہ ختموا فھو کالخاتم والطابع لھم۔ انبیاء پر آپ کے ذریعہ سے مہر لگا دی گئی۔ اور آپ ان کے لئے بمنزلہ مہر ہو گئے۔ یہ معنی آخری نبی کے علاوہ ہیں۔

فتح البیان میں لکھا ہے۔ ومعنی الثانیۃ انہ صار کالخاتم لھم الذی یختمون بہ ویتزینون بکونہ منھم جلد ۷ صفحہ ۲۸۶۔ ترجمہ۔ اور اگر خاتم کی تے پر زبر ہو۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے مہر کی طرح ہیں۔ اور نبی آپ کے وجود سے زینت حاصل کرتے ہیں۔

اس مفسر نے بھی خاتم النبیین کے معنے یہ بیان کئے ہیں۔ کہ آپ نبیوں کے لئے بطور زینت ہیں۔

حضرت مسیح موعود اور خاتم النبیین کے معنی

اب میں موجودہ زمانہ کے لوگوں کی تفسیر بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کا درجہ خواہ آپ کسقدر ہی گھٹائیں۔ آپ کو اس سے انکار نہ ہوگا۔ کہ کل مفسروں سے زیادہ فہم قرآن آپکو عطا ہوا تھا۔ اور گو آپ نے بالاستیعاب ساری تفسیر نہیں لکھی۔ مگر بہت سی آیات قرآنیہ کی تفصیلاً اور کل قرآن کریم کی اجمالاً آپ نے تفسیر لکھی ہے۔ آپ خاتم النبیین کے معنے یوں بیان فرماتے ہیں۔

"ظاہر ہے۔ کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کیلئے آتا ہے۔ یعنی جو امر حاصل نہیں ہو سکا اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے۔ جسکے رو سے اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھہرائے گئے ہیں یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپکی پیروی کی مہر کے کسیکو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنی تھے جنکو الٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔" چشمہ مسیحی صفحہ ۲۴

آپنے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود اس جگہ آخری نبی والی تفسیر کو غلط قرار دیکر اس آیت کے یہ معنی کرتے ہیں کہ آنحضرت نبیوں کی مہر تھے۔ اور مہر کے یہ معنے کرتے ہیں۔ کہ کمالات نبوت لوگ آئندہ آپکی معرفت حاصل کریں گے۔ پھر آپ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپکو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب اور خاتم النبیین کے معنی

لیکن چونکہ آپ کا دل اب محبت مسیح موعود سے خالی ہو چکا ہے۔ اور انکی باتوں کا آپ کے لئے پورا اثر نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا اس لئے میں ایک ایسے مفسر کا قول آپکو بتاتا ہوں جسکی علمیت کے آپ بھی قائل ہیں۔ بلکہ شاید صرف اسکی علمیت کے آپ قائل ہیں۔ اور وہ مولوی محمد علی صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور ہیں۔ آپ ترجمہ قرآن انگریزی میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں۔

"لفظ خاتم کے اصلی معنے مہر کے ہیں۔ اور مستنبط معنے آخری حصہ کے ہیں۔ خاتم تے کی زیر کے ساتھ ہو تو اس کے حقیقی معنے آخری حصہ کے ہیں۔ (انگریزی میں پہلی جگہ لفظ primarily استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنے لغت میں اصلی یا زیادہ اہمیت رکھنے والے کے ہیں۔ اور دوسری جگہ secondarily کا لفظ ہے۔ جس کے معنے مستنبط یا کم اہمیت رکھنے والے کے ہیں۔) اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً آخری نبی تھے۔ اور تاریخ سے بھی ثابت ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آیا۔ مگر پھر بھی قرآن کریم نے لفظ خاتَم استعمال کیا ہے۔ اور لفظ خاتِم استعمال نہیں کیا۔ (اسجگہ مفسر صاحب کو یہ بھول گیا ہے۔ کہ اکثر قاریوں کی قرأت خاتِم تے کی زیر سے ہے) جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسجگہ صرف آخری کی نسبت زیادہ وسیع مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اصل میں اس لفظ کے معنے ہیں۔ آخری اور تمام صفات نبوت میں کامل ہونا اور نبوت کے خاص انعامات کا آپ کے اتباع میں جاری رہنا۔ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ سے نبوت کی غرض اور خدا کی مرضی کا شرعی ظہور جس نے انسانوں کی رہنمائی کرنی تھی۔ آخر ایک کامل قانون۔ یعنی قرآن کریم کے ذریعہ سے پورا ہو گیا۔ اور آپ اس وجہ سے بھی نبیوں کی مہر ہیں کہ بعض نعمتیں جو نبیوں کو ملا کرتی تھیں۔ آپ کے اتباع میں ہمیشہ جاری رہینگی۔" ترجمہ قرآن انگریزی صفحہ ۸۳۶

اس ترجمہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ دوسرے مفسروں کے نزدیک تو خواہ خاتم النبیین کے اور کوئی معنے ہیں یا نہیں لیکن آپ کے نزدیک ضرور ان الفاظ کے دو اور معنے بھی ہیں۔

مجھے نہایت حیرت ہے۔ کہ جبکہ الفاظ خاتم النبیین کے معنے سوائے آخری نبی کے اور ہیں ہی نہیں۔ تو آپنے کیوں ناواقف اہل یورپ کو یہ دھوکا دیا۔ کہ لفظ خاتم کے اصل اور اہم معنے (اس آیت کو مدنظر رکھکر) مہر کے ہیں۔ اور صرف مستنبط اور ادنیٰ درجہ کے معنے آخری کے ہیں۔ مولوی صاحب جبکہ کسی لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کے سوا اور دئیے ہی نہیں گئے۔ تو یہ معنے جو بالکل وہی ہیں۔ جو میں کرتا ہوں۔ یعنی نبیوں کی مہر۔ آپنے کہاں سے اخذ کر لئے۔ آیا ترجمہ انگریزی لکھتے وقت آپ خود گمراہ تھے۔ یا لغت کے معنوں سے جاہل تھے۔ یا دنیا کو دھوکا دینا چاہتے تھے۔ یا اب لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ جب یہ معنے کسی نے دئیے ہی نہیں۔ بلکہ آپ مجھ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ لغت میں آخری نبی کے سوا اور معنے کہاں لکھے ہیں۔ تو آج سے سات سال پہلے آپنے یہ معنے کہاں سے نقل کر لئے جس لغت سے آپنے اس وقت نبیوں کی مہر کے معنے نکالے تھے۔ اسی سے اب بھی نکال کر دیکھ لیں۔ مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا اگر کسی لغت میں یہ معنے نہیں ہیں۔ اور آپ نے افتراء علی اللہ سے کام لیکر قرآن میں تحریف سے کام لیا تھا۔ تو بھی دنیا کو اس کا علم دیدیں۔ تا کہ آپ کا ترجمہ پڑھنے والے گمراہ تو نہ ہوں۔ توبہ کی ہے۔ تو پوری کریں۔

میرے نزدیک ایک اور بھی توجیہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ سے بھی اسوقت وہی غلطی ہوتی ہے۔ جو مجھ سے ہوتی ہے۔ یعنی آپ بھی اس وقت تک لغت سے مفردات ہی نکالکر دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کے مطابق معنے کرتے رہے ہیں۔ یہ نسخہ آپ کو بعد میں معلوم ہوا ہے۔ کہ لغت میں سے اصل ہی جملے دیکھنے چاہئیں۔ یہ نہایت خطرناک طریق ہے کہ مفردات لغت سے تلاش کئے جاویں اس سے انسان گمراہ ہو جاتا ہے اور اصلی معنوں کے سمجھنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور دور از عقلی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور شاید یہود کیطرح تحریف کتاب اللہ کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے۔

اس ترجمہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ الفاظ خاتم النبیین اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ بعض انعامات جو نبیوں کو ملا کرتے ہیں۔ اس امت میں ہمیشہ جاری رہینگے۔ مولوی صاحب آپ نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ میں ثابت کروں کہ اس آیت سے کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبوت ہمیشہ جاری رہے گی۔ میرا یہ جواب ہے۔ کہ جس دلیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت بعض انعامات نبوت کے ہمیشہ جاری رہنے پر دلالت کرتی ہے۔ اور جس لغت اور جس تفسیر سے اس آیت کے یہ معنے ثابت ہوتے ہیں۔ وہی دلیل۔ اور وہی لغت۔ اور وہی تفسیر اس امر پر شاہد ہے۔ کہ یہ آیت سوائے شریعت کے باقی سب فیضان نبوت کے جاری رہنے پر دلالت کر رہی ہے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ نومبر کو تحریر فرمانا شروع کیا تھا۔ جو دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے ۱۴ تاریخ مکمل ہوا۔ اس چند دن کی تعویق کی بنا پر پیغام نے اپنے ۱۲ نومبر کے پرچہ میں "یاد دہانی" کے عنوان سے خاص حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے اس بیں جواب کا مطالبہ کیا ہے۔ گویا مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی ایسا وزنی پتھر ہے۔ جس کا ہلانا ناممکن ہے۔ لیکن یہ جواب جو شائع ہو رہا ہے۔ اس سے نہ صرف "پیغام" کو بلکہ خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ ان کا پھینکا ہوا پتھر کس طرح ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ گیا ہے۔ اور مولوی صاحب کے لئے کسقدر شرمندگی۔ اور ندامت کا سامان چھوڑ گیا ہے۔

اب "پیغام" کو چاہئے کہ اپنے امیر کی کھلی چٹھی کا جواب پا کر انہیں ہمارے ان مطالبات کا جواب دینے کیطرف توجہ دلائے جو عرصہ ہوا ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ اور جنکی نسبت کئی بار یاد دہانی بھی کرائی جا چکی ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے آجتک صدائے برنخاست کا معاملہ ہے۔

یہ سطور لکھے جانے کے بعد ۱۵ نومبر کا پیغام پہنچا جسمیں مولوی محمد علی صاحب کے برادر کلاں بابو عزیز بخش صاحب نے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جسمیں انہوں نے جہاں مولوی محمد علی صاحب کے مضمون کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ "ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے" وہاں مولوی محمد علی صاحب کے اعتراضات کی بنا پر چند سوالات بنا کر مبایعین کو کہا ہے۔ کہ "ان کے جواب اپنے پیرو مرشد جناب میاں صاحب سے دریافت کر کے شائع کریں"

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے اس مضمون کو انکا بہت بڑا کارنامہ اور ان کے ایام پریذیڈنٹی کا سب سے بڑھکر واقعہ سمجھا جا رہا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی محفل احباب میں جھوم جھوم کر اس پر خوشی اور انبساط کا اظہار کر رہے ہونگے۔ لیکن ہمیں امید نہیں۔ بلکہ یقین ہے کہ جب وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کو پڑھیں گے۔ تو اپنی امیدوں کو برباد ہوتا دیکھکر نہ صرف انکی ساری مسرت رنج سے بدل جائے گی۔ بلکہ شرمساری اور ندامت کے اثرات سے سرنگوں ہو جائیں گے۔ کیونکہ جیسی زک انہیں اس مضمون کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے اور جسقدر انکی علمی پردہ دری اب ہوئی ہے۔ ایسی شاید ہی پہلے ہوئی ہو۔ حیرت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا وہ مضمون جسمیں انہوں نے اور تو اور محض بغض اور حسد کی آگ میں جلکر ایسے اعتراض کئے۔۔۔۔ جو خود ان کی اپنی تحریروں کے خلاف ۔۔۔۔ ہیں۔ وہ مضمون جسمیں انہوں نے اردو کی معمولی عبارت کو نہ سمجھتے ہوئے۔ اردو سے اپنے کورے پن کا ثبوت دیا۔ وہ مضمون جسمیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح تحریروں کے خلاف لب کشائی کی۔ وہ مضمون جسمیں یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی بیہودگیوں اور شرمناک حرکتوں کا انہوں نے ارتکاب کیا۔ جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے مضمون میں نہایت وضاحت کیساتھ ثابت فرما دیا ہے۔ اسپر غیر مبایعین کو کس قدر فخر۔ اور اسقدر گھمنڈ ہے کہ انہوں نے چند دن کے ضروری توقف سے یہ سمجھ لیا۔ کہ اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے بڑھکر بے شرمی یہ کہ لکھدیا۔

"اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ انہوں (حضرت خلیفۃ المسیح) نے عدالت میں قسم اٹھا کر خلاف واقعہ بیان دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک معمولی انسان بھی اگر ایسی حرکت کا مرتکب ہو۔ تو اسکی سخت رسوائی ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ ایک شخص ایک قوم کا پیشوا کہلاتا ہو۔ اور اس کے نہ صرف اپنے متقی اور دیندار ہونے کے بڑے بڑے دعوے ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی راست بازی اور پرہیزگاری کی تعلیم دینے کا۔ مدعی ہو۔ اس سے ایسی حرکت سرزد ہو۔"

بابو عزیز بخش صاحب نے اپنے برادر خورد کی حمایت کرتے ہوئے جو بیہودہ سرائی کی ہے اس کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہینگے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا مضمون پڑھنے سے انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ قابل نفرت اور لائق مذمت حرکت مولوی محمد علی صاحب سے سرزد ہوئی ہے۔ اور وہی ان تمام القاب کے مستحق ہیں جو بابو عزیز بخش صاحب نے اپنے مضمون میں بیان کئے ہیں۔ ایڈیٹر

بیعت خلافت

بحضور عالیجناب حضرت خلیفۃ المسیح موعود سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یا حضرت گذارش ہے کہ میں نے حضور کی بیعت قبل ازیں کی ہوئی تھی۔ لیکن دو سال سے میرے دل میں کچھ مسئلہ نبوت۔ اور تکفیر کے مسئلہ پر پیدا ہو گیا تھا۔ اور میں لاہوری پارٹی کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ چنانچہ زیادہ تر میں نبوت اور تکفیر پر ہر وقت گفتگو کرتا رہتا تھا۔ اور گمراہی میں پڑا رہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھ پر بڑا فضل اور احسان کیا کہ مولوی نظام دین صاحب مبلغ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ رخصت لیکر گھر آیا ہوا تھا۔ ان کے ساتھ اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی ہے اور میرے شکوک رفع ہو گئے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے خواب میں تسلی دی کہ حق یہ ہے اور یہ باطل۔ اب میں توبہ کرتا ہوں۔

حضور کی خدمت مبارک میں بادب التماس ہے کہ میری دوبارہ بیعت منظور فرما کر میرے حق میں دعا فرما دیں۔

خاکسار

(راجہ عبد الرحمٰن خاں فرزند راجہ عطا محمد خاں صاحب مرحوم جاگیردار پلنگی پورہ کشمیر)

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حیرت انگیز متبرک تحفہ

سونے چاندی کی انگوٹھی یا بٹنوں پر جڑوانے کے لئے سرخ یا سبز یا فیروزی یا نیلے چھ کونے یا ہشت پہلو نگینہ پر سنہری نہ مٹ سکنے والے پختہ سنہری سید ھے حروف میں کلمہ طیبہ یا الیس اللہ بکاف عبدہ یا سبحان اللہ یا ماشاء اللہ ایسا خوشنما اور صاف کندہ ہے کہ دیکھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ فی نگینہ صرف ۸/ مع نام خریدار ایک روپیہ ۱۲/ اشتہار کے خلاف ہوں تو واپس کر دیں۔ ۸/ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ کا ایک نگینہ ضرور منگائیں۔

المشتہر

منیجر کارخانہ متبرک انگوٹھی پانی پت

ضرورت

ایک احمدی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خدا کے فضل سے خوبصورت باسلیقہ اور خانہ داری سے واقف اور نوجوان عمر حاصل ہے درخواست کنندہ کے مندرجہ ذیل اوصاف ہونے ضروری ہیں۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار خواہ ملازمت پیشہ ہو یا تجارت پیشہ مگر باحیثیت ہو۔ اور ماہوار تنخواہ یا آمدنی ایکسو روپیہ سے کم نہ ہو۔ نیز جوان دیندار احمدی ہو۔ درخواست میں اس امر کا تذکرہ ضرور ہو کہ کب احمدی ہوا اور کون کون رشتہ دار اس کے احمدی ہیں اور عمر کتنی ہے اور دیگر خاندانی حالات کیا ہیں۔ خط و کتابت بنام ص معرفت منیجر الفضل قادیان ہونی چاہیئے۔

گھڑیاں ملنے کا مختصر پتہ

احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

ذیل میں چند گھڑیاں ان احباب کیلئے خاص طور پر درج کی جاتی ہیں۔ جو ۱۵ دسمبر ۱۹۳۲ء تک آرڈر کے ہمراہ پوری قیمت بھیجکر اپنی گھڑیاں جلسہ سالانہ پر دارالامان میں ہم سے لے لیں۔ کیونکہ اس مرتبہ آرڈر والی گھڑیوں کے ماسوا ہمارے ساتھ نہ ہونگی۔ اور آئندہ اسی قسم کی اعلیٰ اور معتبر گھڑیاں احباب کو بھیجی جائینگی۔ بخوف بدنامی عمومی درجہ کی گھڑیاں بھیجنا ترک کر دیا ہے۔

۱۲	ٹائم پیس نکلائی کا ریڈیم ... ریڈیم چھپر نہایت عمدہ	۵/۱۲
۱۳	٪ چاندی کی مانند نہایت مضبوط خوشنما	للعہ
۱۴	٪ ویسٹ اینڈ کو ٹن بہت پائدار	۲۳
۱۵	٪ ویسٹ اینڈ فنس بہت عمدہ قسم	۹
۱۶	جیبی ریلوے لیور مشین جو ملدار بہت مضبوط	۹
۱۷	٪ ویسٹ اینڈ دستی واچ بہت مضبوط	۵
۱۸	٪ ویسٹ اینڈ سپیجس عمدہ قسم	۵/۳۰
۱۹	٪ ویسٹ اینڈ سے ون نہایت اعلیٰ قسم	۲۵

المشتہر

ایچ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول زیرہ ضلع فیروزپور

مقدمہ ۴۶۶ ۱۹۳۲ء

راد ہاکشن و دیو بیریال پسران سائیں دتا مل قوم کھتری ساکن زیرہ مدعیان

بنام

سوڈہی ہیرا سنگھ ولد جیون سنگھ قوم سوڈھی کھتری ساکن سہنسر تحصیل زیرہ۔ مدعا علیہ

دعوے دلا پانے مبلغ ما ۵ روپیہ اصل معہ سود بر دے تمسک

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے حسب اطمینان عدالت یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا اسکو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ ہذا نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۶ ماہ نومبر ۱۹۳۲ء بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

منصف صاحب درجہ اول زیرہ

برائے رہن

ایک مکان پختہ کوٹھی نما واقع ... بجانب مشرق کوٹھی جناب صاحب ... بڑا کمرہ ۲۵×۱۸ اور سائیڈ کمرے ۱۸×۱۲ علاوہ ازیں ڈرائنگ روم ۱۷×۶ اور چار غسل خانہ ۷×۶ برآمدہ چاروں طرف۔ شمالی برآمدہ میں دو اور کوٹھریاں۔ مکان اور مکان کے متعلقہ زمین ۵ کنال ۲ مرلہ۔ ایک کنواں زر رہن تین ہزار۔ تین سال سے پہلے واگذار نہیں کرائی جائے گی۔ خط و کتابت بنام:

رحیم بخش ایم۔ اے قادیان ہوٹل
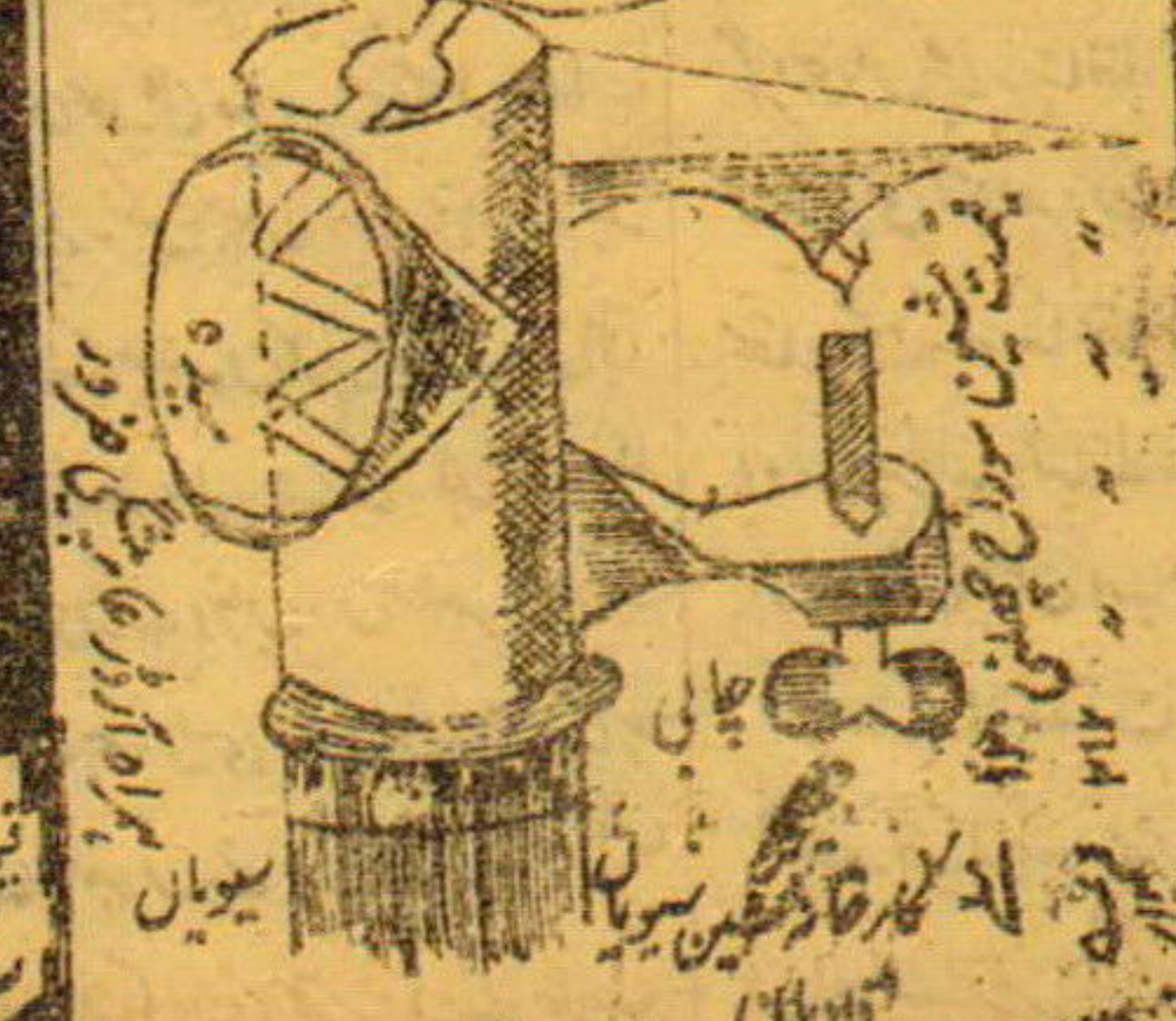
حبوب جامع الفوائد

اَللّٰہُ الشَّافِیْ۔ حبوب جامع الفوائد یہ حضرت مسیح موعودؑ کے تبرکات اور حضرت خلیفہ اول کے مجربات سے ہیں۔ یہ فدوی کا بیس سالہ تجربہ ہے یہ بے نظیر گولیاں تمام طاقتوں کی محافظ مقوی ۔۔۔۔ دافع فالج ہر قسم وجع المفاصل تمام امراض بارده اور پٹھوں کی خرابی درد پشت و جاڑہ اور بڑھاپے والی بھوک اور بہ خاص دواؤں کے جوہر سے مرکب ہیں۔

قیمت فی درجن ۱۲/ ایکصد گولی پانچ روپیہ محصول ڈاک ۸/ خاکسار برکت علی احمدی از بگل ڈاکخانہ بنڈی کالا ضلع گجرات

غیر ممالک کی خبریں

خلافت و سلطنت کی علیحدگی میں فائدہ

لوسین ۔ ۱۳ر نومبر ۔ عصمت پاشا نے کہا ۔ کہ خلافت اور سلطانیت کی علیحدگی سے مذہب کو فائدہ پہنچیگا ۔ ترکی وفد ترکی علاقہ کی حفاظت کا سامان کریگا جس کی بنیاد آزادی اور خود مختاری پر ہو ۔

قسطنطنیہ پر کمالی اقتدار

لندن ۔ ۱۳ر نومبر ۔ قسطنطنیہ کا ایک نامہ نگار پیغام دیتا ہے کہ ابھی تک ترکان احرار کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا ماحصل صفر ہے ۔ فرانسیسی اور برطانی نمائندگان کو ابھی تک کسی قسم کی ہدایات موصول نہیں ہوئیں اور برطانی نمائندے اکیلے کوئی کارروائی کرنے سے پہلو بچا رہے ہیں ۔ رافت پاشا نے نہ صرف انتظام پورے طور پر اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے بلکہ وہ رہے سہے غیر ملکی تصرف پر بھی ہاتھ ڈال رہے ہیں ۔ اگرچہ آج پر مزید محصولات منسوخ کر دئے گئے ہیں ۔ لیکن کامل چنگی پہلے سے بڑھا دئے گئے ہیں حقیقت یہ ہے ۔ کہ رافت پاشا نے یہاں وہ اقتدار حاصل کر لیا ہے ۔ کہ ترکوں کو مجلس مصالحت میں اس قدر حاصل کرنے کی امید نہ تھی ۔

"خلیفۃ المسلمین" کا دار الخلافت سے کوچ

قسطنطنیہ ۔ ۱۷ر نومبر ۔ سلطان نے برطانی جنگی جہاز ملایا پر پناہ لی ہے ۔ اور مالٹا کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ۔

"خلیفۃ المسلمین" انگریزوں کی پناہ میں

اوکسفورڈ ۔ ۱۸ر نومبر ۔ چند روز ہوئے سلطان نے برطانی سایہ کی پناہ لینے کی درخواست کی تھی ۔ یہ درخواست ہمدردی بنی نوع انسان کی بنا پر قبول کر لی گئی ۔

"خلیفۃ المسلمین" اور اُنکے مشیروں پر مقدمہ چلانے کی تجویز

قسطنطنیہ ۔ ۱۷ر نومبر ۔ مجلس ملیہ انگورہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے ۔ جو مصطفیٰ کمال پاشا کی طرف سے پیش کی گئی تھی ۔ اس قرارداد میں سلطان اور سابق وزارت عثمانیہ پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

قسطنطنیہ کو خالی کرنے کی تیاریاں

لندن ۔ ۱۴ر نومبر ۔ برطانیہ کے با اختیار حلقے اس اضطراب انگیز تجویز کی صداقت پر یقین نہیں کرتے ۔ جو قسطنطنیہ سے آنیوالے اطالیہ کے نیم سرکاری پیغام میں ظاہر کی گئی ہے ۔ کہ اگر حکومت انگورہ بے سوچے سمجھے افعال سے محترز رہی اور کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو اتحادیوں کو غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی درخواست منظور کر لینی چاہئے ۔ اور قسطنطنیہ کو خالی کر دینا چاہئے ۔ اتحادی ہائی کمشنروں کو ایسا وعدہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں اور معاہدہ انیہ صاف طور پر شاہد ہے کہ قسطنطنیہ کو اس وقت تک خالی نہ کیا جائے گا جب تک کہ معاہدہ طے نہ ہو جائے ۔

ترکوں کی کانفرنس میں شریک نہ ہونے کی دھمکی

لندن ۔ ۱۴ر نومبر ۔ لاسین کانفرنس کے انعقاد سے قبل جدید معاہدہ صلح کی شرائط کے متعلق اتحادی باہمی سمجھوتہ کرنے کی جو کوشش کر رہے ہیں ۔ ترک ان پر اعتراض کرتے ہیں ۔ اور وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ اس طرح انہیں ایسے فیصلوں سے دوچار ہونا پڑیگا ۔ جو ان کی عدم موجودگی میں کئے گئے ہونگے ۔ ترکوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر اتحادیوں نے پہلے سے معاہدہ صلح کی شرائط طے کرنے پر اصرار کیا ۔ تو وہ لاسین کانفرنس میں شریک نہ ہونگے ۔

امیر عبد اللہ کے سفر لندن کا نتیجہ

لندن ۔ ۱۱ر نومبر ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ امیر عبد اللہ کی تشریف آوری لندن کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ چند دن کے اندر اندر علاقہ ماورائے یردان میں ایک آزاد حکومت کا قیام یقینی ہے ۔ جو امیر عبد اللہ کے زیر فرمان تسلیم کر لی جائیگی ۔

جرمن وزراء کا استعفیٰ

برلن ۔ ۱۵ر نومبر ۔ سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کے ممبران نے کیسی مفاہمتی گورنمنٹ میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے ۔ وزارت کو دوبارہ بنانے کی کوشش ترک کر دی گئی ہے ۔ اور مجلس وزارت نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر دیا ہے ۔

سابق قیصر کی شادی

ڈورن میں سابق قیصر جرمنی کی شادی ہو گئی سول شادی کے بعد مذہبی شادی کی رسم ادا ہوئی ۔ اور چاندی کی میز پر لوگوں کو کھانا کھلایا گیا ۔

اجرائے مارشل لا پر اتحادی جرنیلوں کی مخالفت

روما ۔ ۱۳ر نومبر ۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اتحادی جرنیلوں کی کانفرنس میں مارشل لا کے اعلان کی تجویز کی سخت مخالفت ہوئی ۔ اور کہا گیا کہ اس سے اتحادیوں کو تمام سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرنا پڑیگا جس میں مزید ہولناک حادثات کا احتمال ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

گورو کے باغ میں اکالیوں کی گرفتاریاں بند

امرتسر ۔ ۱۷ر نومبر ۔ گورو کے باغ میں گرفتاریوں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے ۔ اور اکالیوں کو بلا مزاحمت و مداخلت لکڑیاں کاٹنے کی اجازت مل گئی ہے ۔ دوپہر کے بعد ڈپٹی کمشنر نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع بھیجی کہ سر گنگا رام ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر ساکن لاہور نے گورو کے باغ کی زمینوں کو کرایہ پر لے لیا ہے ۔ اس لئے پولیس اس موقعہ سے ہٹالی جائے ۔ صرف پانچ آدمی سرکار اس کی حفاظت کے لئے متعین کر دئے جائیں ۔

گرفتاریوں کی بندش پر گوردوارہ کمیٹی کا اعلان

گرفتاریوں کے رک جانے پر گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے جو اعلان کیا ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ خیال نہیں کیا جانا چاہئے ۔ کہ غلط کاری کی تلافی ہو گئی ہے کمیٹی کا دعویٰ ہے ۔ کہ گوردوارہ کے ساتھ ملحقہ زمینیں اس کے قبضہ و اقتدار میں ہیں ۔ اور مہنت کو ٹھیکہ پر دینے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ اس مداخلت کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ جد و جہد زیادہ شدت اختیار کر جائیگی ۔

گوردوارہ بل پاس ہو گیا

۱۷ر نومبر ۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں گوردوارہ بل پر ووٹ لئے گئے ۔ ۴۷ ووٹ بل کے پاس کرنے کے حق میں تھے مسلمان ممبروں میں سے سوائے تین کے سب نے بل کے پاس ہونے کے حق میں رائے دی ۔ اور تمام ہندو و سکھ ممبروں نے بل کی مخالفت کی ۔

فتنہ ملابار کانگریس اور تحریک خلافت

مدراس ۔ ۱۶ر نومبر ۔ ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں ملابار فساد کی تحقیقات کیلئے کانگریس کمیٹی کے تقرر پر نکتہ چینی کی ہے ان کا بیان ہے کہ کانگریس اور خلافت والوں کا پروپیگنڈا ہی تو فساد کا محرک ہوا ہے ۔ اگر یہ کمیٹی ملیبار میں داخل ہوئی تو موپلوں کے بے قابو دل قدرتی طور پر بھڑک اٹھینگے ۔

داخلہ کونسل مقاطعہ کونسل سے موثر ہے

الہ آباد ۔ ۱۶ر نومبر ۔ پنڈت موتی لال نہرو نے ایک جلسہ میں کہا ہے کہ مجالس وضع قوانین میں جانے کے متعلق انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے ۔ وہ مقاطعہ کونسل کی زیادہ موثر صورت ہے ۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)